REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۱۵ / احسان ۱۳۳۹ ھش ۱۵ / جون سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۱۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۴/ جون۔

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے یعنی کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی رات نیند آگئی اِسوقت عام طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

ٹوکیو میں پولیس کے ۲۵ ہزار سپاہی صدر آئزن ہاور کی حفاظت کرینگے

اُن کے دورے کیلئے ایسی کار فراہم کی گئی ہے جس پر گولی اثر نہ کر سکیگی

ٹوکیو ۱۴/ جون۔ صدر آئزن ہاور آئندہ اتوار کو جاپان کے دورے پر جب ٹوکیو پہونچیں گے۔ تو پولیس کے ۲۵ ہزار سپاہی ان کی حفاظت پر متعین کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں ان کے واسطے ایک ایسی موٹر کار فراہم کی گئی ہے۔ جس پر گولی اثر نہ کر سکے گی۔ یہ حفاظتی اقدامات ان کے دورے کے خلاف متوقع مظاہروں کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر کیشی نے پولیس کے اعلیٰ افسروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ صدر آئزن ہاور کے پریس سکرٹری مسٹر جیمز ہیگرٹی کے خلاف گزشتہ ہفتہ کے شدید مظاہروں کے بعد صدر آئزن ہاور کی آمد پر حد درجہ احتیاطی تدابیر کو بروئے کار لائیں۔ دریں اثناء وزیر اعظم مسٹر کیشی نے ڈیمو کریٹک سوشلسٹ پارٹی کے صدر مسٹر شوہیو نیشیو سے ملاقات کرکے انہیں اس بات پر رضامند کر لیا ہے۔ کہ ان کی پارٹی صدر آئزن ہاور کی آمد پر کسی مظاہرے میں حصہ نہیں لے گی۔ بلکہ حکمران لبرل پارٹی کے ساتھ مل کر ان کے استقبال میں شریک ہوگی۔ مخالف سوشلسٹ پارٹی کو بھی مفاہمت کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکن اس نے یہ دعوت منظور نہیں کی۔

نہری پانی کے معاہدہ کو پاک و ہند کی حکومتیں منظور کر چکی ہیں

تفصیلات طے ہونے کے بعد دستخط کر دیئے جائیں گے

نئی دہلی ۱۴/ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ نہری پانی کے مجوزہ معاہدے کو پاک و ہند کی حکومتوں نے منظور کر لیا ہے۔ واشنگٹن سے یہ خبریں موصول ہوئی ہیں کہ نہری پانی کی تقسیم کے عبوری انتظام کی تفصیلات طے ہو رہی ہیں۔ اور انہیں معاہدے کے ضمیموں میں شامل کیا جائے گا۔ جب تفصیلات طے ہو جائیں گی۔ تو معاہدے پر دستخط کر دیئے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ عبوری سمجھوتے کی نسبت جس کی میعاد مارچ میں ختم ہوئی۔ آئندہ پانچ سال میں اسے زیادہ پانی مہیا کیا جائے۔ ہندوستان اس کا مخالف ہے ہندوستانی وفد اپنے موقف پر اس امید میں اڑا ہوا ہے کہ پاکستان اپنے مطالبے سے دستبردار ہو جائے گا۔ کیونکہ معاہدے پر عملدرآمد میں تاخیر سے پاکستان کو عالمی بنک کی طرف سے ایک ارب ڈالر کی امداد نہیں مل سکے گی۔ ہندوستانی وفد کو احساس ہے کہ ہندوستان عالمی بنک کا معمولی حصہ دار ہے لیکن اس نے وقت ٹالنے کا فیصلہ کر رکھا ہے متبادل نہری تعمیرات کے لئے دس سال میں امریکہ ساڑھے اکاون کروڑ ڈالر مہیا کریگا۔ اس رقم میں سے ساڑھے تین کروڑ ڈالر روپوں میں دیئے جائیں گے۔ جو فاضل غذائی اشیاء کی فروخت سے ملیں گے۔ سترہ کروڑ ڈالر امداد اور دس کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر قرضوں کی صورت میں دیئے جائیں گے۔ ۱۹۶۱ء-۱۹۶۲ء کے مالی سال میں پہلے سال کے مالی مصارف کے لئے امریکہ ۲۳ لاکھ ڈالر اور روپوں میں پندرہ لاکھ ڈالر دے گا۔

دعویداروں کے ساتھ شرکت کی تاریخ میں توسیع

لاہور ۱۴/ جون۔ پاکستان کے بحالیات و سیٹلمنٹ کے چیف کمشنر نے دعویداروں کی دوسرے دعویداروں غیر دعویداروں اور موزوں مقامیوں کے ساتھ شرکت کی آخری تاریخ میں توسیع کر دی ہے۔ غیر دعویداروں اور مقامیوں کی جانب سے سرکاری واجبات ادا کرنے کی آخری تاریخ میں ۱۵ دن کی توسیع کر دی گئی ہے۔ یعنی اب اس کے لئے آخری تاریخ ۳۰ جون مقرر کر دی گئی ہے۔

برطانیہ اور امریکہ بمبار جہازوں کی پروازیں جاری رکھینگے

لندن ۱۴/ جون برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے تبصرہ کے مطابق برطانیہ اور امریکہ اپنے بمبار طیاروں کی پروازوں کے پروگرام کو جاری رکھنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ اس پروگرام کو جاری رکھنے کا فیصلہ برطانیہ کے وزیر دفاع کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران کیا گیا۔ کیونکہ مغرب کے ایٹمی اڈوں کی حفاظت کے لئے بمبار جہازوں کی پرواز ضروری ہے تاکہ انہیں اچانک حملے سے بچایا جا سکے۔

پرنس علیخاں مرحوم کی جگہ میاں ضیاء الدین کے تقرر کا امکان

مری ۱۴/ جون سفارتی ذرائع نے یہ کہا ہے کہ جرمنی میں پاکستان کے سفیر میاں ضیاء الدین غالباً اقوام متحدہ میں پرنس علیخاں مرحوم کی جگہ پاکستان کے مستقل مندوب مقرر کئے جائیں گے میاں ضیاء الدین پاکستان کے سینئر سفارتی نمائندے تصور کئے جاتے ہیں وہ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر رہ چکے ہیں اور اس سے قبل وہ اینگلو سوڈانی کمیشن کے چیئرمین بھی رہے ہیں۔

آج مسٹر ذاکر حسین وزارت کا حلف اٹھائیں گے

مری ۱۴/ جون۔ مشرقی پاکستان کے سابق گورنر مسٹر ذاکر حسین مری میں صدر کے کیمپ میں صدارتی کابینہ کے وزیر کی حیثیت سے آج (منگل) پانچ بجے شام حلف لیں گے انہیں غالباً وزارت داخلہ کا قلمدان دیا جائے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ہماری جماعت جن اعلیٰ مقاصد کیلئے قائم کی گئی ہے انکے حصول کیلئے آئندہ نسلوں کی اصلاح نہایت ضروری ہے

جماعت کے تینوں طبقوں یعنی مردوں عورتوں اور بچوں کو اپنی تنظیم میں منسلک ہوکر صحیح رنگ میں تربیت حاصل کرنی چاہیئے

میرا اصل کام دین کی اشاعت ہے جو شخص اس کام میں میری مدد کرتا ہے وہی میرا دوست ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۳۸ء بمقام دہلی

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے شعبۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر ایک قوم کے

کچھ آداب ہوتے ہیں

جن کو اگر وہ ملحوظ نہ رکھے تو اپنے اعمال کو کبھی درست نہیں کر سکتی۔ میں آج کا مضمون بیان کرنے سے قبل یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں ایسے مواقع پر جب کہ خطبہ ہو رہا ہو یا کوئی تقریر کی جا رہی ہو چھوٹے بچوں کو پیچھے بٹھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ اُن کے شور و غل سے وہ مقصد ضائع نہ ہو جائے جس کو حاصل کرنے کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری عبادتیں میلہ نہیں ہیں اور نہ ان کی یہ غرض ہے کہ محض ان سے وقتی سرور حاصل کیا جائے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں عرسوں نے لوگوں کو یہ عادت ڈال دی ہے کہ ایسے موقعوں کو کھیل اور تماشہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے نہ کہ کسی سنجیدگی کی نظر سے۔ اور جب بچپن سے ہی ان اجتماعات کے متعلق یہ خیالات دلوں میں راسخ ہو جائیں کہ وہ تماشہ ہیں تو پھر ایسے موقعوں سے سنجیدگی اور پوری توجہ کے ساتھ کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب ایسی مجالس ہوں تو

بچے پیچھے رکھے جائیں

کیونکہ اگر وہ لوگ جن کے مشوروں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے پیچھے رہیں گے تو جماعت ان کے مشوروں سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گی پس ضروری ہے کہ آگے بڑے آدمی ہوں پھر بچے ہوں اور پھر عورتیں۔ عورتوں کو سب سے پیچھے اس لئے نہیں رکھا جاتا کہ وہ ادنیٰ ہیں۔ بلکہ اسلئے رکھا جاتا ہے کہ بچے ان کے آگے پردہ کی دیوار کے طور پر کھڑے ہو سکیں۔

اس مختصر سی نصیحت کے بعد اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ

قومی تربیت کے ہمیشہ دو دور ہوتے ہیں

جس طرح جسمانی تربیت کے بھی دو دور ہوتے ہیں اور دونوں دور متقابل چلتے ہیں گویا افراد کی ترقی اور قوم کی ترقی ایک ہی اصول پر مبنی ہے۔ اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت جب ہم افراد کی حالت کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی تربیت کا ایک دور وہ ہوتا ہے۔ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اور دوسرا دور اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے پہلے دور میں بچہ کی غذا وغیرہ کا انتظام خدا تعالےٰ خود کرتا ہے۔ لیکن دوسرے دور میں ان امور کو صرف خدا تعالیٰ پر نہیں چھوڑا جاتا بلکہ ماں باپ بچہ کی جسمانی تربیت اور کھانے پینے کی طرف خود توجہ کرتے ہیں اور اس کی خوراک اور لباس وغیرہ میں ان کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اس دوسرے دور میں

بچہ کی تربیت کا کام

اس کی پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اسکے کان میں اذان دی جائے اب دیکھو اذان عربی زبان میں ہے اور بچہ اسے نہیں سمجھ سکتا مگر باوجود اسکے شریعت نے حکم دیا ہے کہ اُسکے کان میں اذان دی جائے اور یہ خالی از حکمت نہیں بلکہ جیسا کہ علم النفس کے رو سے اب ثابت ہو چکا ہے اس وقت کی باتوں کا بچہ کے دل و دماغ پر خاص اثر ہوتا ہے اور وہ نقوش اسکے دل اور دماغ پر پیدا ہو جاتے ہیں مٹتے نہیں فرانس میں ایک لڑکی تھی جو جرمنی زبان میں سرمن پڑھتی تھی۔ حالانکہ اسے کسی نے جرمنی زبان سکھائی نہیں تھی۔ لوگ سمجھتے تھے کہ اس لڑکی پر جن بھوت کا اثر ہے۔ مگر جب تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ جب وہ ابھی ایک سال کی تھی اس وقت اس کی والدہ ایک جرمن پادری کے پاس ملازم تھی اور اس پادری کی عادت تھی۔ کہ سرمن بلند آواز سے پڑھتا تھا چنانچہ وہی سرمن اس لڑکی کے دماغ میں بھی نقش ہو گئے اور وہ دورے کی حالت میں انہیں دہراتی رہتی۔ غرض بچہ کے کان میں

اذان دینے کی ایک حکمت

تو یہ ہے کہ اس طرح بچہ کو بڑے ہونے کے بعد عربی زبان سے وابستگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسے خیال ہوتا ہے کہ اس زبان کی آواز پہلے بھی کبھی میرے کان میں پڑ چکی ہے اسکے علاوہ دوسری حکمت بچہ کے کان میں اذان کہنے کی یہ ہے کہ ماں باپ یہ سمجھیں کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ کئی ماں باپ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ بچہ بڑے ہو کر تربیت حاصل کرے گا۔ حالانکہ وہ سخت غلطی پر ہوتے ہیں۔ جب بچے تعلیم حاصل کر لیتے ہیں تو کئی لڑکے اپنے ان پڑھ ماں باپ کو پاگل سمجھنے لگتے ہیں اور بسا اوقات ان کی والدہ اگر کوئی بات کرے تو وہ کہدیتے ہیں اماں تم نہیں جانتیں یہ علمی بات ہے پس

بچے کی تربیت کا زمانہ

اس کا بچپن ہی ہے۔ حضرت امام شافعیؒ نے ۹ سال کی عمر میں تمام دینی تعلیم کی تکمیل کر لی تھی۔ پس اذان یہ بتاتی ہے کہ تربیت کا کام بچہ کی پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور حقیقت میں وہی وقت ہوتا ہے۔ جب ماں باپ اپنے خیالات کا اثر بچہ پر ڈال سکتے ہیں۔ غرض پہلے دور میں جب کہ بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ خود بچہ کی تربیت کرتا ہے۔ مگر دوسرے دور میں اسے تربیت کے لئے انسان کے سپرد کیا جاتا ہے

یہی دو دَور قوموں پر بھی آتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کوئی مامور دنیا میں آتا ہے تو اس وقت اس کی قوم کا ابتدائی دَور بچہ کے اسی پہلے دَور سے مشابہت رکھتا ہے جبکہ وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ خود تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

معجزات اور نشانات

کے ذریعہ قوم کی تربیت ہوتی ہے۔ اور وہ بمنزلہ ان غذاؤں کے ہوتے ہیں۔ جو ماں کے پیٹ میں بچہ کو پہنچتی ہیں۔ بیشک ماموران الٰہی بھی ان کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔ لیکن ان کا اس میں اتنا ہی دخل ہوتا ہے۔ جتنا ماں کی خوراک کا خیال اس وقت رکھا جاتا ہے جب بچہ اس کے پیٹ میں ہو۔ خدا بھی اپنے رسول کی خود تربیت کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ امت کو خوراک مل جاتی ہے۔

پھر جسمانی تربیت میں دوسرا دَور جس طرح اس وقت شروع ہوتا ہے جب بچہ پیدا ہو۔ اسی طرح قوموں پر ان کی

تربیت کا دوسرا دَور

جب نبی کی وفات کے بعد آتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ کمزور لوگوں کی ایک نظام کے ماتحت تربیت کی جائے۔ جس طرح بچہ کے پہلے دَور پر یہ قیاس کرے کہ جب خدا تعالیٰ اسے پہلے دَور میں خود رزق دیتا رہا ہے۔ کسی نادان کا یہ خیال کر لینا کہ دوسرے دَور میں بھی خدا تعالیٰ اسی طریق پر اس کے رزق کا انتظام کرے گا اور اس کی مزید تربیت کی ضرورت نہیں بے وقوفی ہے۔ اسی طرح قوموں کی ترقی کا ابتدائی دَور کی تربیت پر قیاس کر کے یہ نتیجہ نکالنا کہ دوسرے دَور میں بھی

مزید عمل کی ضرورت

نہیں نادانی ہے۔

نبی کے زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نلکی لگا دی جاتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ معجزات و نشانات کی خوراک قوم کو اسی طرح مل جاتی ہے۔ جس طرح بچہ کو ماں کے پیٹ میں خوراک ملتی ہے۔ لیکن اگر بچہ کے دوسرے دَور میں بھی ہم پہلی مثال پر قائم رہیں گے اور کہیں گے کہ جس طرح پہلے خدا بچے کو کھلاتا رہا اسی طرح اب بھی کھلائے۔ اور جس طرح پہلے سردی گرمی سے بچاتا رہا اسی طرح اب بھی بچائے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ اس کی غذا کا فکر کریں۔ یا اسے کپڑے بنا کر دیں تو یقیناً ہم اس کی ہلاکت کا باعث ہوں گے دیکھو ماں جب تک بچہ اس کے پیٹ میں ہو براہ راست کوئی تربیت بچہ کی نہیں کر سکتی۔ مگر دوسرے دَور میں کر سکتی ہے۔ اسی طرح قوم جب دوسرے دور میں آتی ہے تو

سخت قوانین

اور کڑوی دوائیوں کی اس کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں تھا۔ جہاں وہ کسی چیز کا انکار نہیں کر سکتا تھا۔ وہاں وہ اپنی مرضی سے کسی چیز کو اختیار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن پیدائش کے بعد اس میں تغیر آتا ہے۔ اور کسی بات کو رد کرنا یا اختیار کرنا اس کی مرضی پر منحصر ہوتا چلا جاتا ہے۔

یہی حال قوم کا ہوتا ہے

اسے بھی دوسرے دَور میں نئے عمل اور نئی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سخت نادانی کا خیال ہے کہ قوم کی پہلی سی تربیت کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ ایک طبعی تغیر ہے۔ اگر بچہ کی پیدائش کے بعد اس کے متعلق یہ فیصلہ کر لیا جائے کہ اسے کسی نئے قانون کی ضرورت نہیں۔ تو وہ ضرور مر جائے گا۔ پس یاد رکھو کہ وہ تغیرات جن پر میں اس وقت زور دے رہا ہوں وہ ضروری ہیں۔ کیونکہ اب ہماری جماعت پر وہ پہلا دور نہیں۔ جبکہ تواتر سے

معجزات اور نشانات کا سلسلہ

جاری تھا۔ اور نہ اب وہ زمانہ ہے جسے خدا نے لیلۃ القدر قرار دیا ہے اور جس کے متعلق قرآن کریم میں بتایا ہے کہ وہ ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ اب وہ زمانہ واپس نہیں آسکتا۔ اس زمانہ میں تربیت خدا خود کرتا تھا۔ اور کلی طور پر باگ ڈور اس کے ہاتھ میں تھی۔ مگر اب دوسرے دور میں وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتا ہے۔ کہ وہ اپنی تربیت اپنے ہاتھ میں لے۔ اگر یہ زمانہ نہ آئے تو انسانی پیدائش کی غرض یقیناً باطل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی

انسانی پیدائش کی غرض

یہ ہے کہ وہ اپنی جدوجہد کے ساتھ میرا مظہر کامل بنے۔ نہ یہ کہ میں اسے بنا دوں۔ گویا اس آیت میں ایک طرف انسان کو اپنا مظہر بتایا ہے۔ اور دوسری طرف فرمایا ہے کہ یہ مظہریت قبول کرنا تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امر کو انسان کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ کہ وہ طوعی طور پر نہ کہ جبری طور پر اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرے۔ یہی

انسانی جدوجہد کا وقت

ہوتا ہے۔ جس میں اسے اپنے علم اور تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کام کرنا پڑتا ہے۔ وہ شاگرد جو استاد کے پاس بیٹھا ہو۔ اور وہ جو اپنے طور پر مطالعہ کرے۔ دونوں میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ پہلا اپنی ہر مشکل استاد کے سامنے پیش کر کے اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن دوسرے کو اس غرض کے لئے کتابوں اور لغات کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے۔ پس تغیرات ضروری ہیں۔ اور انہی

تغیرات کا نام

تحریک جدید ہے۔ اس تحریک کے تین بڑے حصے ہیں۔ اوّل مردوں کی اصلاح دوسرے عورتوں کی اصلاح اور تیسرے بچوں کی اصلاح۔ دنیا میں کوئی قوم کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔ جب تک کوئی مقصد اس کے سامنے نہ ہو۔ اور اس کے لئے مرد عورت اور بچے سب مل کر کام نہ کریں۔ پس ہر

جماعت کا فرض

ہے۔ کہ اپنے ہاں کے مردوں عورتوں اور بچوں کی اصلاح کرے۔ عورتوں کی اصلاح کے لئے لجنہ کا قیام نہایت ضروری ہے۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اسے فرض کفایہ سمجھ لیا گیا ہے۔ چند عورتیں لجنہ میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اور باقی اپنے لئے اس میں شامل ہونا ضروری نہیں سمجھتیں۔

پس ضرورت ہے کہ

ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم ہو

اور سب بالغ عورتیں اس میں شامل ہوں۔ اور کوئی ایک عورت بھی ایسی نہ رہے۔ جو اس سے باہر ہو۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے عورتوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لجنہ کے متعلق مجھے رپورٹوں سے معلوم ہوتا رہتا ہے کہ یہاں صرف دس بارہ عورتیں جمع ہوتی ہیں۔ اور وہی لیکچر دے لیتی ہیں۔ حالانکہ جب تک ایک عورت بھی باہر رہے اس وقت تک ہماری تنظیم مکمل نہیں ہو سکتی۔ لجنہ میں داخلہ کو اگر ہم نے ضروری قرار نہیں دیا۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ عورتیں اس میں شمولیت کو غیر ضروری سمجھ لیں۔ بلکہ ہمارا منشاء ہے کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے اس میں شامل ہوں۔ اور اس طرح انہیں ثواب اور

اللہ تعالیٰ کی رضا

حاصل ہو۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نوافل کو قرب الٰہی کا ذریعہ بتایا ہے۔ لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم نوافل کے متعلق کوئی پابندی عائد نہیں کرتے۔ اسی طرح مثلاً میری خواہش یہی ہے کہ میرے بچے سرکاری ملازمت اختیار نہ کریں۔ لیکن میں نے ان سے کبھی ایسا کہا نہیں کیونکہ اگر وہ میرے کہنے سے ایسا کریں گے۔ تو اس کا ثواب مجھے ملے گا۔ نہ کہ ان کو یہی فائدہ اپنی امت کو پہنچانا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مدنظر تھا۔ اور اسی لئے آپ نے نوافل کے متعلق کوئی پابندی عائد نہیں کی۔

دوسری ضروری چیز

مجالس خدام الاحمدیہ کا قیام

اور اس میں شمولیت ہے۔ میں نے اس بارہ میں بھی ابھی تک کوئی پابندی نہیں لگائی۔ لیکن اگر کوئی باہر رہ جاتا ہے۔ اور خدام الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوتا۔ تو اس کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ ہمیں نوجوانوں کو ایسے رنگ میں سمجھانا چاہیئے کہ کوئی نوجوان اس میں شامل ہونے سے نہ رہے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو بڑے کام ہوتے ہیں۔ ان کی تکمیل کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ

عظیم الشان انعامات

جن کے مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ وہ بغیر بڑی قربانیوں کے نہیں مل سکتے یہ بھی ایک غلطی تھی۔ جس نے مسلمانوں کو تباہ کیا۔ کہ انہوں نے سمجھ لیا صحابہؓ پر تمام ترقی ختم ہو گئی ہے۔ حالانکہ اگر یہ صحیح ہو تو پھر ہمیں کیا ملے گا حقیقت یہ ہے کہ اس عقیدہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہہ کر یہ دعا سکھائی ہے۔ کہ تم بڑے سے بڑے انعام طلب کرو۔ پس جب دعا سکھانے والے نے بخل سے کام نہیں لیا۔ دینے والے کے ہاں کمی نہیں۔ تو مانگنے والا کیوں مایوس ہو۔ صحابہؓ کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی جب تک لوگ اس بات کو سمجھتے رہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے

رستنے دئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے دعوے بھی کئے۔ لیکن جب ان کے دماغ چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی ہونے لگ گئے تو وہ تنزل میں گر گئے۔ ہمیں مسلمانوں کے اس تنزل سے

سبق حاصل کرنا چاہیئے

اور خدا تعالیٰ سے اس کی بڑی سے بڑی نعمت طلب کرنی چاہیئے۔ ہاں روحانی نعمتوں کو معین طور پر مانگنا نادانی ہوتا ہے۔ طبیب کو ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بہتر سے بہتر نسخہ دے مگر یہ کہنا کہ معجون فلاسفہ دو۔ یا ایسٹرن سیرپ دو بیوقوفی ہے خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مانگنے والے کے لئے کونسی روحانی نعمت بہتر ہوگی۔ مثلاً ایک شخص نفلوں کی توفیق اور اس کے ذریعہ قرب الٰہی مانگتا ہے حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے روزوں سے ترقی مقدر ہو۔ پس روحانی انعامات کو معین طور پر مانگنا قرب الٰہی کے دروازہ کو اپنے اوپر بند کرنا ہے۔ ہاں جسمانی طور پر اولاد وغیرہ کے لئے کسی معین نعمت کا طلب کرنا منع نہیں۔ لیکن روحانی لحاظ سے ہمیں اللہ تعالیٰ سے بہتر سے اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات طلب کرنے چاہئیں اور اس امر کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ کونسا انعام ہمیں دیتا ہے۔ کیونکہ وہی اس امر کو بہتر سمجھ سکتا ہے کہ ہمارے قویٰ اور ہماری دماغی بناوٹ کے مناسب حال کونسا روحانی انعام ہے۔ غرض نسلوں کو درست رکھنا اعلیٰ مقاصد کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے مگر اس کے لئے

ایک نظام کی ضرورت ہے

اور اس نظام کو قائم کرنے کے لئے مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ وہ لوگ جو اعتراض کرتے ہیں کہ یہ نئی چیزیں ہیں وہ غلطی پر ہیں اگر حالات کے مطابق ہم تبدیلی اختیار نہیں کریں گے تو عقلمندی سے بعید ہوگا جیسے اگر کوئی شخص موٹر کو تعیش کی چیز سمجھ کر اس سے کام نہ لے یا ریل کے ہوتے ہوئے پیدل سفر کرنے پر اصرار کرے تو یہ اسکی نادانی ہوگی۔ پس ضروری ہے کہ انعامات کے حصول کے لئے مقررہ نظام کے ماتحت سب دوست مل کر کام کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب دہلی تشریف لائے اور آپ یہاں کے بزرگوں کے مزارات پر تشریف لے گئے تو آپ نے فر۔۔۔۔۔۔ یہاں اتنے اولیاء اللہ دفن ہیں کہ اگر یہاں کے زندے توجہ نہ کریں گے تو ان بزرگوں کی روحیں تڑپ تڑپ کر فریاد کریں گی اور خدا تعالیٰ کا کام پورا ہو کر رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات میں سے ایک خواہش یہ بھی تھی کہ دہلی احمدیت کو قبول کرنے سے محروم نہ رہے۔ پس سمجھ لو کہ آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے کتنی عظیم الشان کوششوں کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

فرمایا کرتے تھے کہ میں جب لکھنؤ طب پڑھنے کے لئے گیا تو مجھ سے میرے استاد نے پوچھا کہ تمہارا کہاں تک طب پڑھنے کا ارادہ ہے۔ مجھے اس وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ سب سے بڑا طبیب کون گذرا ہے۔ مگر میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ افلاطون کے برابر افلاطون اگرچہ فلاسفر تھا مگر ان کے استاد نے کہا شاباش تم نے بڑے آدمی کا نام لیا ہے۔ اس سے تمہارا ارادہ بہت بلند معلوم ہوتا ہے تم کچھ نہ کچھ ضرور بن جاؤ گے۔ ایسا عزم اور ارادہ رکھنے والے نوجوانوں کی اب بھی ضرورت ہے یاد رکھو حقیقی انسان وہی ہے جس کے مرنے پر لوگوں کو یہ خیال ہو کہ آج فلاں کی موت سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو پُر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا

میں نے دیکھا ہے

کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تربیت میں ابھی بہت نقص ہے۔ اور اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے مجھے اکثر بچوں کی پیشانی پر ابھی وہ بات نظر نہیں آتی جو ان کے نورِ ایمان کو کامل طور پر ظاہر کرنے والی ہو۔ بہت تھوڑے بچے اور نوجوان میں نے ایسے دیکھے ہیں جن کی پیشانی پر میں نے اھدنا الصراط المستقیم لکھا ہوا دیکھا ہو اور وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کے لئے پوری جدوجہد کرتے ہوں۔ اسی طرح میں

بڑوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں

اور چاہتا ہوں کہ وہ اس امر پر غور کریں کہ وہ رات دن کے اوقات میں سے کتنا وقت خدا تعالیٰ کے لئے خرچ کرتے ہیں جہاں تک میں سمجھتا ہوں اگر جماعت یہ عزم کر لے کہ اگلے سال وہ دوگنی ہو جائیگی تو یدخلون فی دین اللہ افواجا کا زمانہ بہت جلد آ سکتا ہے۔ اگر جماعت متحدہ طور پر یہ ہمت نہیں کرتی تو کم از کم افراد یہ عہد کریں کہ وہ ایک ایک آدمی کو احمدی بنا کر دم لیں گے۔ یاد رکھو ایک ہی چیز ہے جس سے زندگی ملتی ہے اور وہ موت ہے۔ جب تک انسان موت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اس وقت تک وہ حقیقی زندگی نہیں پا سکتا۔ نطفہ کا کیڑا بھی زندہ ہی ہوتا ہے لیکن جب وہ ماں کے پیٹ میں موت قبول کر کے ایک دوسری زندگی حاصل کرتا ہے تو اس کی وہ زندگی پہلی زندگی سے کتنی اعلیٰ اور کتنی بلند ہوتی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا

جب میں یہاں آیا تھا تو جماعت میں اس وقت صرف بیس پچیس دوست تھے۔ میں نے نماز جمعہ پڑھائی تو میر قاسم علی صاحب (مرحوم) بڑے خوش تھے اور کہتے تھے اب تو ہم پچیس ہو گئے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ڈیڑھ سو کے قریب یہاں ہماری جماعت کے آدمی ہیں۔ اور اگر ہماری جماعت دعاؤں۔ اچھے نمونہ اور اصلاح وارشاد کے ذریعہ کوشش کرے تو ایک سال کے اندر اندر اپنی تعداد سے دگنی ہو سکتی ہے۔ بعض لوگوں کو شکوہ ہے کہ میں ان کی دعوت قبول نہیں کر سکا لیکن انہیں سوچنا چاہیئے کہ ایک آدمی آخر کہاں تک کھا سکتا ہے۔ میرا اصل کام خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت ہے۔ اور جو شخص اس کام میں میری مدد کرتا ہے وہی میرا دوست ہے اور

یہی وہ مہمان نوازی ہے

جو ہر شخص کر سکتا ہے۔ پس میری اگر خواہش ہے تو یہ کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے پھر یہاں آنے کا موقع عطا فرمائے تو میں دیکھوں کہ سب عورتیں لجنہ میں شامل ہیں۔ سب نوجوان خدام الاحمدیہ کے پروگرام پر کاربند ہیں اور سب لوگ سرگرمی سے اصلاح وارشاد کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔

آب نوشی کا انتظام

موسم گرما میں ہر راہ چلتے انسان کو تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد پیاس محسوس ہونے لگتی ہے اگر اسے ٹھنڈا پانی مل جائے تو وہ اسے پی کر اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کرنے لگتا ہے کیا بجا ارشاد ہے وجعلنا من الماء کل شیءٍ حیّ۔

پیاسے کو پانی پلانا ایک ایسا فعل ہے جس کی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت زور سے بیان فرمائی ہے۔ آجکل گرمیوں کا موسم ہے۔ انصار اللہ میں سے جس کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ عام گذرگاہوں پر آب نوشی کا انتظام کریں۔ ایک دکاندار اگر اپنی دکان پر اس نیت سے پانی کا گھڑا اور گلاس رکھ دیتا ہے کہ راہ گیر پانی پئیں تو یقیناً وہ ایک ثواب کا کام کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے اپنے حلقہ میں اپنی حیثیت کے مطابق انتظام ہو سکتا ہے — انصار اللہ کو بہت جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو فرزند عطا کیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام شریف احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک صالح خادم دین بنائے اور صحت وعافیت اور اقبال مندی کیساتھ عمر درازعطا کرے۔ آمین

(خاکسار چوہدری مقبول احمد چک ۵۵ گ ب ضلع لائلپور)

مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل ربوہ)

لجنات شوریٰ کے لئے تجاویز ارسال فرمائیں

تمام لجنات کو علم ہے کہ سالانہ اجتماع کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ منعقد کی جاتی ہے۔ تمام لجنات سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد لجنہ اماء اللہ کی ترقی و بہبودی کے لئے تجاویز ارسال فرماویں تاکہ ایجنڈا مرتب کر کے تمام لجنات کو بھجوایا جا سکے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ــــ اور ــــ عبادات

تقریر جلسہ سالانہ

(مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط نمبر ۱۳)

حضورؐ کی بخشش کے متعلق اگر واقعات بیان کئے جائیں تو ہزاروں صفحات میں بھی نہیں سما سکتے۔ فتح مکہ کے موقع پر عفو و مغفرت کا جو نمونہ حضورؐ نے دکھایا۔ اس کی مثال تاریخ عالم میں کہیں نہیں ملتی۔ وہ ظالم جنہوں نے آپؐ کے عزیز ترین اقارب کے کلیجے نکال کر چبائے آپؐ کی صاحبزادی کو اونٹ سے گرا کر ہلاکت تک پہنچا دیا۔ شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور رکھا۔ عورتوں کی ٹانگوں کو دو اونٹوں سے باندھ کر مخالف سمتوں میں چلا کر چیر دیا۔ عرب کی تپتی ہوئی ریت میں معصوم توحید پرستوں کو پشت کے بل لٹا کر منوں بھاری پتھر ان کی چھاتیوں پر رکھ دیئے۔ بکروں کی طرح ان کو خدا کی راہ میں ذبح کیا۔ لیکن جب وہ بے بس اور مفتوح ہو کر حضورؐ کے قدموں پر آگرے تو حضورؐ نے لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ کہہ کر ان کے بیان کردہ سارے گناہوں پر قلم عفو پھیر دیا۔

جود خدا کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ جواد ہے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جود کا نمونہ دکھایا اس کی مثال بھی دنیا میں نہیں ملتی۔ ایک آدمی نے درخواست کی کہ یا رسول اللہ اس وادی میں جتنی بکریاں اور بھیڑیں چر رہی ہیں وہ مجھے دے دیں۔ حضورؐ نے دیتے ہوئے ایک لمحہ بھی تامل نہ فرمایا۔ اور اس آدمی نے اپنے قبیلے میں جا کر بہت ہی سچ کہا کہ لوگو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ میں نے آج ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے۔ جو اس قدر دیتا ہے کہ فقیر ہونے سے بھی نہیں ڈرتا حضورؐ کی یہ تعریف کہ کَانَ اَجْوَدَ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ نہایت درجہ سچی ہے۔ یہ ذکر بہت حد تک دنیوی احسانات کا تھا ہر چند اسلام میں دنیا سے تعلق رکھنے والے احسانات بھی درحقیقت انسان کی روح پر اثر ڈالنے والے احسانات ہوتے ہیں اس لحاظ سے یہ سب احسانات دینی ہی تھے لیکن اب میں حضورؐ کے ان احسانات کا ذکر کرتا ہوں جو براہ راست روحانی احسانات ہیں

روحانی احسانات

عرب قوم حضورؐ کی آمد کے وقت دنیا کی بد ترین اقوام میں سے ایک تھی۔ جہالت کی تاریکی اس درجہ چھائی ہوئی تھی کہ سارے ملک عرب میں چند گنتی کے لوگ پڑھے لکھے تھے۔ خدا تعالیٰ کا نام لینے والے سارے عرب میں چند افراد کے سوا کوئی نہ تھا۔ بیت اللہ شریف میں بے شمار بت رکھے ہوئے تھے۔ خدا کا وہ گھر جہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کی ہوئی عبادت اس وقت بھی جاری تھی اور حج کرنے والے منہ سے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے تھے ان کے اخلاقی انحطاط کی حالت یہ تھی کہ اس بیت اللہ کا طواف مرد کیا عورتیں کیا ننگے ہو کر کیا کرتے تھے۔ اخلاق کے لفظ کے ان کی لغات میں کوئی معنی ہی باقی نہ رہے تھے وہ اپنی بدکاریوں کو فخریہ قصائد میں بیان کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے اشعر الناس امرء القیس کا معلقہ اس پر ناطق ہے۔ عورتیں ڈنگروں اور ڈھوروں کی طرح بکتی تھیں۔ لاتعداد بیویاں جائز تھیں باپ کی بیویاں بیٹا ورثہ میں حاصل کرتا تھا عورت زندہ گاڑھی جاتی تھی۔ شراب ان کی گھٹی میں ملی ہوئی تھی۔ بات بات پر لڑنا ان کی فطرت تھی۔ قصاص کا ایک نہایت درجہ احمقانہ اور سفاکانہ معیار انہوں نے قائم کر رکھا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو سال تک جنگیں جاری رہتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مشہور عربی قصیدہ میں اسی قوم کا نقشہ کھینچا ہے اور ایک شعر میں یہ ارشاد فرمایا ہے ؎

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

اور ذلت کے لحاظ سے بغیر ذرہ بھر مبالغہ کے یہ ایک حقیقت بیان ہوئی ہے۔ کہ وہ قوم ذلت میں گوبر کی طرح تھی۔ اس گوبر کو صاحب دنیٰ فتدلّٰی نے اپنی قدوسیت اور پاکیزگی سے بلا مبالغہ سونے کی ڈلی بنا دیا۔ دنیا میں نیک لوگ آتے ہیں اور اگر کوئی مدتوں ان کی صحبت میں رہے تو وہ کسی ایک یا دو یا پانچ یا دس کی ایک حد تک اصلاح بھی کر دیتا ہے لیکن تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ ایک وجود نے اپنی زندگی میں لاکھوں لوگوں کو حیوانوں سے انسان اور انسانوں سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان باخدا انسانوں کو فانین فی الرحمان بنا دیا ہو۔ خدا کی محبت کا ان پر ایسا پانی چھڑکا کہ وہ ہفت اقلیم کی نعمتوں پر مٹی ڈالتے تھے۔ حافظ علیہ رحمۃ اللہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

بندہ پیرِ خراباتم کہ درویشانِ او
گنج را از بے نیازی خاک بر سر می کنند
اے گدائے خانقاہ باز آ کہ در دیرِ مغاں
می دہند آبے و دلہا را توانگر می کنند

پر کتنا بڑا دعویٰ تھا کہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت باری اس درجہ انقلاب آفرین نہ ہوتی تو ناممکن تھا کہ ایسے تاتراش لوگ خدا کی محبت کے اس قیام تک پہنچتے کہ انہیں بھی دنیا کی کسی چیز سے تعلق نہ رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے خبر پا کر اپنے تمام بدری صحابہؓ کے متعلق یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انکی سرشت میں سے گناہ کی طرف میلان اس طرح باہر نکال کر پھینک دیا کہ وہ کسی حالت میں بھی کسی گناہ کے ارتکاب کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے چنانچہ خدا نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی نے دنیا میں یہ عجیب کرشمہ دکھایا کہ وہ عرب جو پشتہا پشت سے اپنے بڑوں کو گناہ کرتے اور ندامت کے قریب تک نہ جاتے دیکھتے تھے وہ اگر سات پردوں میں بھی چھپ کر گناہ کرتے تو برملا اس کے لئے سنگین سے سنگین سزا بھگتنے کے لئے تیار ہو جاتے ایک دفعہ نہیں دو تین دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا ہوا کہ بعض صحابہؓ سے خطائیں ہوئیں اور انہوں نے بار بار اپنے آپ کو پیش کیا کہ انہیں اسی دنیا میں سزا مل جائے تا خدا کے حضور ان کا معاملہ بالکل پاک ہو۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے آپ کو سنگساری تک کے لئے پیش کر دیا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تاریخ عالم میں خشیۃ اللہ کی یہ مثالیں اور کسی قوم اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتیں یہ ان خطاکاروں کا کمال نہ تھا بلکہ اس آقا کا کمال تھا جس کی قوتِ تزکیہ کے پرتو نے ان کے دل میں گناہ سے ایسی شدید نفرت اور خدا کی گرفت سے ایسا خوف پیدا کر دیا تھا کہ وہ اس دنیا کی سنگین سے سنگین سزا کو خدا تعالیٰ کی ادنیٰ سے ادنیٰ ناراضگی سے زیادہ سخت سمجھتے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ کی نیم شبانہ گریہ و زاری نے جو حضور نے نسلِ انسان کے لئے کی۔ خدا کو گویا تیس سال کے لئے سماء دنیا پر اتار دیا تا اس تک پہنچنے والے کے لئے کوئی منزل بھی دشوار نہ رہے۔ وہ ہر سحر کو اس وقت خاص طور پر صلائے عام دیتا رہا کہ ھل من مستغفر اور یہ عجیب بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے خدا سے خدا کے سوا اور کچھ طلب نہ کیا۔ انہوں نے حضورؐ کے کلام کی ظلیت میں خدا کا شیریں کلام اپنے کانوں سے سنا۔ اسکی قدرت کی نیرنگیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں خدا کی ہر صفت جلوہ گر دیکھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِيْ وَجْهِهٖ
وَشُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

؎ مصطفےٰ آئینۂ روئے خدا ست
منعکس دروے ہماں خوئے خدا ست
گر ندیدستی خدا او را ببیں
مَن رَّاٰنی قد رأی الحق ایں یقیں

غرض صحابہؓ یقین کی اس منزل کو پہنچے کہ یہ زندگی ان کے لئے بلا مبالغہ خدا اور ان کے درمیان ایک حجاب ہو کے رہ گئی وہ ہر وقت خدا کو ملنے کیلئے بے چین رہتے۔ ان صحابہؓ کی اولادوں نے اپنے والدین کی اس پاکیزگی کا کچھ ایسا مزا لیا کہ ان کی زندگیاں ہی ان پاکبازوں کی صحبت حاصل کرنے ان سے ان کے محبوب کی باتیں سننے اور ان کے محبوب کے اعمال کی پیروی کرنے میں گذریں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ اتنا عظیم الشان معجزہ ہے کہ عقل کے لئے اس کا اندازہ کرنا محال ہے کہ صرف عرب ہی نہیں شام فلسطین مصر عراق۔ ایران تک کے کروڑوں انسان کئی پشتیں اپنی ساری زندگیاں اسی شوق میں صرف کرتے رہے کہ وہ معلوم کریں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا اور کیا کہا ر زندگی کے اس حصہ سے وہ دنیا کا ایک ذرہ بھی فائدہ حاصل نہ کرتے تھے انکے نزدیک انسان تھے تو صحابہؓ ہی تھے اور رضا طلبی اور خدا نمائی کی دولت اگر کسی سے مل سکتی تھی تو انہیں انہی لوگوں کے حالات سے اس لئے ہزاروں لاکھوں افراد نے صحابہ کے حالات جمع کرنے اور ان سے احادیث سننے اور انکو ضبط تحریر میں لانے میں اپنی زندگیاں صرف کر دیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان روحانی دولت پشتہا پشت تک دنیا میں تقسیم ہوتی رہی اور ایسے ایسے باخدا انسان پیدا ہوتے رہے کہ وہ عظیم الشان سلطنتوں کے ہوتے ہوئے بھی درویش رہے حضورؐ کی قوتِ قدسی ہر صدی کے سر پر ایک مجدد پیدا کرتی رہی اور یہ سلسلہ چودہ سو سال جاری رہا امت محمدیہ میں بہت دفعہ ایک ہی صدی میں کئی کئی مجددین بھی آئے اور وہ امت کی غلط کاریوں اور غلط عقائد کی اصلاح کرتے رہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہر مصلح نے اپنی پاکیزگی کا منبع ہمیشہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو بتایا ــــ میں اس مرحلے پر یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مذہب کے یہ تجربہ کار جو مجددین اولیاء و اقطاب کہلائے اور اپنی قدوسیت اور روحانیت کا نور چند دیہات یا تھوڑے سے علاقہ میں نہیں بلکہ ملکوں کے ملکوں میں پھیلاتے رہے۔ وہ مسلم طور پر ایسے راستباز تھے کہ عقائد کے کسی جزو میں ان سے کسی کو اختلاف بھی ہو تو ان کی پاکبازی کے متعلق بہت کم لوگوں نے شبہ کیا ان پاکبازوں نے ہمیشہ اس امر کی گواہی دی کہ وہ روحانیت کے سب سے بڑے آفتاب عالمتاب ہی سے اپنا سارا فیض حاصل کرتے رہے ؎

وَاَسَفًا عَلٰی فِرَاقِ قَوْمٍ ــــ ھُمُ الْمَصَابِیْحُ وَالْحُصُوْنُ

فالمدن والمزن والرواسي
والحشر والأمن والسكون
لم تتغير لنا الليالي
حتى توفاهم المنون
فكل جمر لنا قلوب
وكل ماء لنا عيون

محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عالمگیر فیض نے کروڑوں اربوں انسانوں کا بیڑا پار کیا۔ جب تیرہ صدیاں گزر گئیں اور فیج اعوج نے حجاب کی تاریک ترین دیواریں حضورؐ کے نور اور اپنے درمیان کھڑی کر دیں تو اس وقت بھی حضور کی نسل انسان سے محبت نے انسان کو چھوڑ نہ دیا۔ اور آخری زمانے میں اس نے ایک عجیب رنگ دکھایا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کی ہدایت کے لئے پھر اپنے ایک غلام پر اپنے کامل نور کے ساتھ بلا واسطہ جلوہ فگن ہوئے اور وہ شخص چودہویں کے چاند کی طرح چودھویں صدی میں پھر مسلمان کو مسلمان کرنے کے لئے دور خسروی کا آغاز کرنے کے لئے آیا۔ اُس نے کہا ؎

بس کہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں

اسی طرح فرمایا ؎

اطعت النور حتی صرت نورا
دلا یدری خصیم سر حالی

مذاہب کی تاریخ میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر خدا دانی اور خدا طلبی کے رستے کا کانٹا یکسر بدل دیا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ خدا کے ایک مرسل نے خدا کی زبان سے نسل انسان کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا کہ اب خدا کی محبت کا ایک ہی رستہ کھلا ہے۔ اور وہ دین اسلام کا ہے۔ اور دین اسلام کی ایک بنیادی اینٹ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ اب اگر کوئی خدا سے محبت کرنا چاہے تو اس کے لئے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا لازم ہے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اس محبت میں دوری منزل یا بعد وقت حجاب نہیں بن سکتی۔ انسان پیکر محسوس سے محبت کا خوگر ہے۔ اگر خدا کی تمام صفات کسی انسان میں جلوہ گر ہوں اور وہ خدا سے کامل نقوش دکھا سکے تو نسل انسان کے لئے اس کے ساتھ محبت کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے۔ لیکن آپ کے روحانی فیوض ابد الآباد تک اسی طرح دنیا کو اپنے فیوض سے بہرور فرما رہے ہیں جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے حضور کی زندگی میں صحابہ حضور کے فیوض سے بہرہ ور ہوئے۔ حضور کی برکات روحانیہ آج بھی دنیا پر اسی طرح ضیا پاشی کر رہی ہیں جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے کرتی تھیں۔ اور اس کا بیّن ترین ثبوت خدا کے ایک محبوب کا وجود باجود ہے جو حضورؐ کی آمد کے چودہ سو سال بعد تشریف لائے۔ اس خدا کے پیارے بندے نے اپنی ان جسمانی آنکھوں سے اپنے محبوب آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا۔ درمیان میں تیرہ سو سال حائل تھے۔ پھر حضورؐ کی تعلیمات اور فیوض تزکیہ و حکمت و تلاوت آیات الٰہی پر بڑے بڑے حجاب پڑ چکے تھے لیکن ایک دل تھا کہ ازل سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض کو حاصل کرنے کی غیر معمولی استعداد رکھتا تھا۔ حضورؐ کے یہ چند شعر بڑے ہی غور کے لائق ہیں ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

یعنی آپ خود فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ ان کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ڈال گئی۔ یہ عمر ایسی محبتوں کا تصور بھی نہیں لا سکتی۔ لیکن ازلی استعداد عجیب عجیب کرشمے دکھاتی ہے۔ آپ کا ہیولیٰ خدا تعالیٰ نے کچھ ایسے مادہ سے تیار کیا کہ یکلم الناس فی المھد و کھلا کی طرح حضور کے قلب مبارک میں مہد ہی میں اپنے محبوب کی محبت ڈالی گئی۔ یہ محبت بڑھی اور ایک عجیب رنگ لائی۔ اس نے اس محبت کی تکمیل کے لئے کسی درمیانی واسطے کو گوارا نہ کیا۔ اسی لئے فرمایا ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

جس طرح ایک زندہ انسان کسی کو براہ راست اپنی صحبت میں لے کر اپنے قلب کی ساری برکتیں اور سارے فیض اس تک پہنچاتا ہے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پاک وجود کے ساتھ یہی معاملہ کیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ بچپن میں ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی گود میں لے لیا اور براہ راست آپ کی تربیت فرمائی چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار
عشق تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیر خوار

ہر قدم کاندر جناب حضرتت بیروں زدم
دیدمت پنہاں معین و حامی و نصرت شعار
در دو عالم نسبتے دارم بتو از بس بزرگ
پروریش دادی مرا خود ہمچو طفلے در کنار
یاد کن وقتیکہ در کشفم نمودی شکل خویش
یاد کن ہم وقت دیگر کامدی مشتاق وار
یاد کن آں لطف و رحمتہا کہ با من داشتی
واں بشارتہا کہ میدادی مرا از کردگار
یاد کن وقتے چو بنمودی بہ بیداری مرا
آں جمالے آں رخے آں صورتے رشک بہار

یعنی اے اللہ کے رسول میں تو آپ کے رخ انور سے محبت کا نہایت پختہ عہد باندھ چکا ہوں مجھے تو آپ سے اس وقت سے عشق ہے جبکہ میں ایک دودھ پیتا بچہ تھا۔ دونوں جہانوں میں مجھے آپ سے ایک نہایت ہی بزرگ نسبت ہے۔ آپ نے خود ایک بچے کی طرح مجھے اپنی گود میں پالا ہے۔ اے اللہ کے رسولؐ وہ وقت یاد فرمائیں جب آپ نے اپنا چہرہ مبارک کشف میں مجھے دکھلایا تھا۔ وہ وقت بھی یاد فرمائیں جب آپ مشتاقانہ طور پر میرے پاس آئے تھے۔ آپ اس لطف اور ان احسانوں کو بھی یاد فرمائیں کہ حضورؐ میرے ساتھ فرماتے تھے۔ اور وہ بشارتیں بھی یاد فرمائیں جو خدا کی طرف سے آپؐ مجھے دیا کرتے تھے۔ آپ وہ وقت بھی یاد فرمائیں کہ عین عالم بیداری میں آپؐ نے وہ جمال وہ پیارا چہرہ اور وہ رشک بہار صورت مجھے دکھائی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جاوید کا ثبوت

سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی کا اس سے بڑا اور کوئی ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ چودہ سو سال بعد ایک ایسے خاندان کے فرد نے جسے کسی تصوف شیخ کسی پیر کا مرید کرنا کسی زہد و عبادت و تکشف کی مشق نہ تھی اُس نے شہادت دی کہ ہمارا نبی زندہ نبی ہے۔ چنانچہ فرمایا ؎

قد مات عیسیٰ مطرقا و نبینا
حی و ربی انہ وافانی
واللہ انی قد رایت جمالہ
بعیون جسمی قاعدا بمکانی

اس عاشق صادق نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اب خدا تک پہنچنے کا ایک ہی رستہ کھلا ہے اور وہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا رستہ ہے ؎

واللہ ان محمدا کردافۃ
وبہ الوصول بسدۃ السلطان

اللہ تعالیٰ نے اس عاشق صادق پر الہاماً فرمایا کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم۔ اسی طرح آپؐ نے اپنے رسالہ ایک غلطی کے ازالہ میں فرمایا:-

"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدیہ کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔"

محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ عاشق براہ راست محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم و عمل کا وارث ہوا اور اس ورثے کی بنا پر ایسے مقام پر پہنچا کہ اس نے کہا ؎

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
آدم نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

یہ آخری زمانہ کا خدا کا برگزیدہ جو کہ براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض یافتہ تھا اس لئے اس نے اپنے شمس ہدایت سے بدر کامل کی طرح روشنی ڈالی اور دنیا کو چیلنج کیا کہ آج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات جاودانی حضورؐ کے کامل ترین فیوض کا مشاہدہ اگر کوئی کرنا چاہے تو وہ میرے پاس آئے۔ دنیا کا کوئی مذہب کوئی دین، دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم سا نہیں آپ نے فرمایا ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

(باقی)

درخواست دعا

مکرم عبد اللطیف صاحب کارکن فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور سیکشن کی چھوٹی بچی بعارضہ ٹائیفائیڈ و خسرہ بیمار ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اس بچی کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک منور احمد فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

سیگاؤں کے قریب ہزارہا سال قبل کے شہر کی دریافت

یونانی، رومی، ہندی اور چینی تہذیب کے مخلوط آثار ملے

سیگاؤں ۱۳ر جون۔ سیگاؤں کے قریب ایک نیا شہر اوک ایو دریافت ہوا ہے جس کا رقبہ دو سو چالیس ایکڑ ہے۔ اس شہر کی داستان بہت دلچسپ ہے اس کی تہذیب اور رسم و رواج میں یونانی، رومی ہندی اور چینی تہذیب و تمدن کے ملے جلے آثار پائے جاتے ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد مشرق بعید میں فرانسیسی سکولوں کے سربراہ لوئس میلرٹ کی قیادت میں ایک جماعت نے اس شہر کی کھدائی کر کے بعض نادر چیزیں حاصل کی تھیں۔ کھدائی کے وقت سونے کی دو تختیاں بھی ملی تھیں جن کے متعلق خیال ہے کہ وہ دوسری صدی میں مارکس اوریلس کے زمانہ کی ہیں پتھروں پر کندہ کاری کا کام بھی اس شہر میں ملا ہے۔ جو ایشیا کے نمونے کا ہے۔ رومیوں کی طرح کے ہزاروں کی تعداد میں تسبیح کے دانے پائے گئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شہر پر روم کی تہذیب کے بھی اثرات تھے

ماہرین آثار قدیمہ کے لئے یہ تمام چیزیں معمہ بنی ہوئی تھیں گذشتہ سال ہارورڈ یونیورسٹی کے سابق پروفیسر لوف جینے نے سیگاؤں کا دورہ کیا۔ انہیں ۱۹۳۰ء میں وسطی ویٹ نام میں لاچ ترونگ میں ایک مجسمہ ملا تھا جو پیچھے کی طرف جھکا ہوا تھا اس کے چہرے پر غیر مشرقی مسکراہٹ کھیل رہی تھی ایک سٹینڈ پر ایک پیالہ بنا ہوا تھا جو شاید شراب کے لئے بنایا گیا تھا۔ ایک ماہر مسٹر لوئس نے یہاں کی اشیاء کو دیکھ کر ان کا مقابلہ وسطی ویٹ نام اور لوچی، آئی کے آثار قدیمہ سے کیا اور اس طرح ان کا وقت متعین ہو سکا۔

سیالکوٹ میں پانی کی شدید قلت

سیالکوٹ ۱۳ر جون مغربی پاکستان بھر میں گرمی کی جو لہر آئی تھی اس کے بعد سے سیالکوٹ میں پانی کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے جب اس سلسلہ میں میونسپلٹی کے ایک افسر سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ بجلی کے نظام میں بار بار کی خرابی کے باعث ٹیوب ویل متواتر پوری رفتار سے کام نہیں کر رہے۔ پانی کی قلت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ جب سے قلعہ میں پانی کا پرانا ذخیرہ ختم کیا گیا ہے شہر میں پانی کے ذخیرہ کی کوئی سہولت نہیں جب متذکرہ افسر کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی کہ ایک سال قبل پانی کی سپلائی کی حالت بہتر بنانے کے لئے تقریباً پانچ لاکھ روپے منظور کئے گئے تھے تو آپ نے کہا کہ میونسپلٹی نے یہ ساری رقم پانی کے تالاب اور ٹیوب ویل تعمیر کرنے کے لئے پی ڈبلیو ڈی کے سپرد کر دی تھی۔ لیکن تعمیر کا کام پروگرام کے مطابق مکمل نہیں ہوا تھا۔

بغداد کا ٹیلی ویژن سٹیشن

بغداد ۱۳ر جون حکومت عراق بغداد کے ٹیلی ویژن سٹیشن کو تعلیمی مقاصد کے لئے زیادہ سے زیادہ کام میں لا رہی ہے۔ اس سے پہلے ٹیلی ویژن پر صرف تفریحی پروگرام پیش کئے جاتے تھے۔ لیکن انقلاب کے بعد ٹیلی ویژن پر زیادہ سے زیادہ تعلیمی اور سائنسی پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق بغداد میں اس وقت بارہ ہزار ٹیلی ویژن سیٹ ہیں۔ بغداد کے ٹیلی ویژن سٹیشن نے ۲ر مئی ۱۹۵۶ء سے کام شروع کیا تھا۔

کمیونسٹ چین میں طوفان سے زبردست نقصان

پیکنگ ۱۲ر جون۔ پیکنگ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق جنوبی چین کے ساحل پر گزشتہ ہفتے جو زبردست طوفان گردوباد آیا تھا اس کی وجہ سے کوانتانگ اور فوکیان کے صوبوں میں زبردست نقصان ہوا ہے مشرقی کوانتانگ اور جنوب مغربی فوکیان میں دریاؤں میں تیزی سے چڑھتے ہوئے پانی کی وجہ سے عوام میں زبردست پریشانی پیدا ہو گئی ہے اور بندوں کو مضبوط بنانے کے لئے ہزاروں افراد سے کام لیا جا رہا ہے۔

کپڑے کی قیمتیں آویزاں کرنے کی ہدایت

کراچی ۱۳ر جون۔ حکومت کی طرف سے کپڑے کے تاجروں کو یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ ان کے لئے کپڑے کی قیمتوں کی فہرست نمایاں جگہ پر آویزاں کرنا ضروری ہے حکومت کو شکایت ملی ہے۔ . . . . کہ بعض تاجر فہرست سے متعلق حکومت کے حکم کی تعمیل نہیں کر رہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اگر کسی تاجر نے قیمتوں کی فہرست آویزاں نہ کی تو حکومت اس کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔

بخشی کے جبر و استبداد کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں زبردست احتجاج

ریاستی پریس ایکٹ کی تنسیخ کا مطالبہ اور ہڑتالیں

نئی دہلی ۱۳ر جون بھارتی مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت کے جبر و استبداد کے خلاف عوام میں نفرت کے جذبات پوری شدت سے پھیل رہے ہیں۔ یہاں تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اخبار نویس، طلباء، مزدور اور کسان سب غیر مطمئن ہیں اور ہڑتالیں روز کا معمول بن گئی ہیں۔

ستم زدہ اخبار نویسوں نے آزادیٔ تحریر پر پابندی کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ دن بدن خراب ہوتی ہوئی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے متعدد اخباروں کے ایڈیٹروں کا ایک اجلاس گزشتہ ہفتے جموں میں ہوا۔

اس اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ریاستی پریس ایکٹ کی بجائے کوئی جمہوری قانون نافذ کیا جائے ایڈیٹروں نے موجودہ قانون کو غیر جمہوری قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قانون پریس کی آزادی پر غیر معقول پابندیاں عائد کرتا ہے

ادھر جموں کا گورنمنٹ سائنس کالج گزشتہ دس روز سے بند پڑا ہے۔ کیونکہ طلباء نے کالج میں ہڑتال کر رکھی ہے۔ کالج کے باہر پولیس کی ٹکڑیاں متعین ہوئی ہیں طلباء نے مشعلیں ہاتھوں میں لے کر ایک جلوس نکالا۔ اور متعدد مقامات پر حکومت کے خلاف مظاہرے کئے

چکوری میں جڑی بوٹیوں کے سرکاری فارم کے مزدوروں نے بھی ہڑتال کر رکھی ہے۔ یہ ریاست میں سب سے بڑا فارم ہے اور جموں سے تقریباً پندرہ میل جنوب میں واقع ہے بتایا گیا ہے کہ سرکاری فارم میں چند مزدوروں کی چھانٹی کے خلاف احتجاج کے طور پر سب مزدوروں . . . . نے ہڑتال کر دی ہے۔ حکام متعلقہ نے ان کے جائز بونس کے مطالبات کو دبانے کی کوشش میں ان مزدوروں کو نکال دیا تھا۔

پرجا پریشد نے بخشی حکومت کی تباہ کن غذائی پالیسی کے خلاف جموں میں رائے عامہ کو ابھارنے کی ایک مہم شروع کر دی ہے

بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن آئندہ ماہ سرینگر جائیں گے۔ خیال ہے کہ ان کے سری نگر آنے کا بنیادی مقصد مقبوضہ کشمیر کی گرتی ہوئی صورت حال کے بارے میں مفصل تحقیقات کرنا ہے

قاہرہ ۱۳ر جون۔ کل قاہرہ کی ایک عدالت میں ایک ولندیزی اور دو اطالویوں کے خلاف مقدمے کی سماعت ہوئی تو استغاثہ نے دونوں کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا ان کے خلاف اسرائیل کی جاسوسی کرنے کے الزامات ہیں۔ اس مقدمہ کی سماعت ۱۶ مئی سے ہو رہی ہے۔

حمید الحق چوہدری بری کر دیئے گئے

ڈھاکہ ۱۳ر جون۔ مسٹر حمید الحق چوہدری سابق وزیر خارجہ پاکستان کو کل اس الزام سے بری قرار دے دیا گیا کہ انہوں نے اپنے وسائل سے متجاوز جائیداد پیدا کی۔ ان کے خلاف مذکورہ الزام کے تحت مقدمہ اسپیشل جج (جنوبی) مسٹر حفیظ رحمٰن کی عدالت میں چل رہا تھا

صحافیوں کی سہ روزہ کانفرنس

ڈھاکہ ۱۳ر جون کل لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان گورنر مشرقی پاکستان نے پاکستانی صحافیوں کی سہ روزہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ صحافیوں کی قومی تعمیر کے کام میں بڑا کردار ادا کرتا ہے چند دن تک پاکستان میں دوسرے پنجسالہ منصوبے پر عمل شروع ہو رہا ہے ظاہر ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل میں صحافیوں کو اہم خدمت انجام دینا پڑے گی آپ نے کہا۔ اخبارات نے ملک کی ترقی میں جو کارنامہ سرانجام دیا ہے مجھے اس پر فخر ہے۔

شیخ عبد اللہ سے وکیل کی ملاقات

نئی دہلی ۱۳ر جون۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو اور شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ کی مشترک دوست مس مردولا سارا بائی کل پٹنہ کے ایک ایڈووکیٹ مسٹر شمس الحسن کو لے کر دہلی سے جموں پہنچیں۔ بعد میں مسٹر شمس الحسن کو شیخ عبد اللہ اور مرزا افضل بیگ سے جیل میں ملنے کی اجازت دے دی گئی۔ ازاں بعد مس سارا بائی اور مسٹر حسن دونوں سری نگر چلے گئے۔

پناہ گزینوں کی امداد کیلئے امریکہ کا چندہ

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۳ر جون امریکہ نے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کو ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کا چیک ارسال کیا ہے۔

دنیا کے مختلف حصوں میں پناہ گزینوں کی امداد کے لئے عالمی پناہ گزین سال کے پروگراموں میں امریکہ کا یہ دوسرا چندہ ہے اور پناہ گزینوں کی امداد کے موجودہ پروگراموں کے لئے منظور کردہ رقوم کے علاوہ ہے

نئی پارلیمنٹ کے قیام تک اعلیٰ اقتدار فوج کے ہاتھ میں رہے گا

ترکی کا نیا آئین شائع کر دیا گیا۔ یہ آئین انتخابات تک نافذ رہے گا

انقرہ ۱۴ جون کل رات یہاں ترکی کا عبوری آئین شائع کر دیا گیا اس کی رو سے نئی پارلیمنٹ کے قیام تک اعلیٰ اقتدار فوج کے ہاتھ میں رہے گا۔ آئین کے نفاذ کی مدت نئے انتخابات کے انعقاد تک مقرر کی گئی ہے۔

وزیر مملکت امیل انوس نے کہا ہے کہ ترکی مملکت جمہوری قوم پرست، انقلابی اور غیر مذہبی رہے گی، یہ آئین عبوری قانون کی حیثیت سے شائع ہوا ہے جس کے تحت ۱۹۲۴ء کے آئین کی بعض دفعات کی تنسیخ و ترمیم کی گئی ہے۔ اس آئین کے ۴ عنوان ہیں اور ۲۷ دفعات ہیں ۲۷ کا عدد ۲۷ مئی کی انقلابی تاریخ کی یادگار کے طور پر انتخاب کیا گیا ہے۔ آئین پر نظر ثانی کی جو تجویز ہے۔ اس سے ترکی مملکت کی ضروری نوعیت میں تبدیلی نہیں ہو سکیگی، جو جمہوری قوم پرست، غیر مذہبی اور انقلابی رہے گی اس عبوری آئین کی تمہید میں ترکی فوج کے اقدام کو ملک کے بنیادی قوانین کی خلاف ورزی انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور اس امر کے پیش نظر جو سابق حکمران پارٹی نے اختیار کر رکھی تھی حق بجانب قرار دیا گیا ہے۔ اس تمہید میں کہا گیا ہے کہ اسی وجہ سے سابق حکومت اپنا جواز ضائع کر چکی تھی۔ اس تمہید میں فوج کے داخلی ضوابط کی دفعہ ۳۴ کی جانب توجہ دلائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ فوج کا فرض وطن اور آئین کے تحت قائم شدہ جمہوریت کا تحفظ ہے یہ عبوری آئین اپنے قانونی جواز سے اس روز محروم ہو جائیگا۔ جبکہ معین آئین اور انتخابی قانون نافذ ہو جائینگے اس عبوری آئین میں قانون سازی کا اختیار قومی اتحاد کی کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے جس نے انقلاب کی تنظیم اور اسے چلانے کے لئے ذمہ داری لی ہے۔ اس کمیٹی کے آٹھ ممبر ہیں جن کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے دیئے گئے ہیں۔ اور ان کے عہدہ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ انتظامی اختیارات صدر مملکت اور متوازی کونسل کو دیئے گئے ہیں۔ صدر مملکت بیک وقت قومی اتحاد کی کمیٹی کا صدر بھی ہوگا اور فوج کا کمانڈر انچیف بھی۔

گرمی کی لہر کے باعث ۳۰ افراد ہلاک ہو گئے

کراچی ۱۴ جون۔ پچھلے دنوں مغربی پاکستان کو گرمی کی جس شدید لہر نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اس کی وجہ سے اب تک صوبے بھر میں تیس افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع مل چکی ہے سب سے زیادہ اموات لائل پور کے علاقے میں ہوئیں۔ وہاں مجموعی طور پر ۱۳ افراد ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد لاہور اور منٹگمری کا نمبر ہے جہاں علی الترتیب چھ اور پانچ اموات واقع ہوئیں۔ بقیہ اموات صوبے کے دوسرے حصوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح صوبے کے مختلف علاقوں میں لو لگنے کے سو واقعات ہوئے۔ حکومت نے ہسپتالوں میں ایسے مریضوں کے علاج کے لئے خاص انتظامات کرنے کا حکم دیا ہے۔

الفضل سے خط کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوش خط لکھا کریں

درخواست دعا

(۱) میرے مرحوم بھائی بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر کی بیٹی عزیزہ صفیہ کو میلا مشرقی پاکستان میں سخت بیمار ہے۔ اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۲) مکرم مرزا غلام جیلانی صاحب امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی آنکھوں کی مرض میں مبتلا ہیں ان کی کامل صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد شفیع دار الرحمت۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴